THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

خواتین کے جرائم کے اسباب اور اصلاحی امکانات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں (مطالعہ خصوصی: سینٹرل جیل بہاول نگر)

"FEMALE CRIMINALITY: CAUSES AND PROSPECTS FOR REHABILITATION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS — A CASE STUDY OF CENTRAL JAIL BAHAWALNAGAR."

سکینہ بی بی

لیکچرر: گورنمنٹ چندو بیگم گریجویٹ کالج برائے خواتین کنگن پور، قصور

Dr Muhammad Akram Rana

Professor Islamic studies Minhaj university Lahore

makramrana.minhaj@gmail.com

Abstract:

Crime among women is a significant social issue that requires a comprehensive understanding of its causes and effective strategies for rehabilitation. This research, titled "Female Criminality: Causes and Prospects for Rehabilitation in the Light of Islamic Teachings — A Case Study of Central Jail Bahawalnagar," aims to explore the social, economic, psychological, and moral factors that contribute to women's involvement in criminal activities. The study also examines the role of Islamic teachings in addressing the causes of crime and providing principles for the reformation and rehabilitation of female offenders.

Islamic teachings emphasize justice, moral development, compassion, accountability, and social responsibility as fundamental elements for maintaining a peaceful society. This research analyzes how these principles can contribute to the rehabilitation process and help female inmates reintegrate into society. For this purpose, a field study was conducted at Central Jail Bahawalnagar to collect relevant information regarding the backgrounds, experiences, and challenges faced by female prisoners.

The study highlights that factors such as lack of education, poverty, domestic conflicts, social pressures, negative environment, and psychological difficulties often play a significant role in women's involvement in crime. It further explores possible reformative measures, including education, vocational training, moral guidance, counseling, and the application of Islamic values, as effective means for rehabilitation.

The research concludes that a balanced approach combining modern correctional strategies with Islamic principles can provide meaningful opportunities for the reformation and social reintegration of female offenders. The findings of this study may contribute to the development of more effective policies and rehabilitation programs for women prisoners.

Keywords: Female Criminality, Women Prisoners, Rehabilitation, Islamic Teachings, Crime Causes, Central Jail Bahawalnagar.

پاکستان میں خواتین جیلوں کا قیام نہ صرف ایک قانونی ضرورت ہے بلکہ انسانی حقوق، اسلامی تعلیمات اور بین الاقوامی اصولوں کے تحت بھی ضروری ہے۔ خواتین جیلیں قیدی خواتین کو ایک محفوظ، باوقار اور اصلاحی ماحول فراہم کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں، جہاں انہیں طبی، تعلیمی، نفسیاتی اور مذہبی سہولیات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ایسی جیلوں کا قیام اس لیے بھی اہم ہے تاکہ قید کی سزا کو صرف تنبیہ کا ذریعہ نہ بنایا جائے بلکہ اصلاح اور بازآبادکاری کی صورت میں تبدیل کیا جاسکے۔ خواتین قیدیوں کی ایک بڑی تعداد کم عمری، گھریلو تشدد، غربت، یا لاعلمی جیسے عوامل کے تحت جرائم میں ملوث ہوتی ہے، اس لیے ان کے ساتھ ہمدردانہ اور اصلاحی رویہ اپنانا معاشرتی فلاح کے لیے ناگزیر ہے۔

پاکستان میں خواتین کی جیلیں ایک اہم مگر کم توجہ پانے والا موضوع ہیں۔ خواتین قیدیوں کی حالت، سہولیات، قانونی تحفظات، اور ان جیلوں کا انتظامی ڈھانچہ مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ ذیل میں پاکستان میں خواتین کی جیلوں کا تفصیلی تعارف حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے:

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

پاکستانی خواتین جو جیلوں میں قید ہوتی ہیں، ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے جرائم میں ملوث ہوتی ہے جن کا تعلق غربت، گھریلو تشدد، جائیداد کے تنازعات یا عزت کے نام پر کیے گئے جرائم سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات خواتین ان جرائم میں غیر ارادی طور پر ملوث ہو جاتی ہیں یا محض کسی مرد رشتہ دار کے جرم میں "ساتھی" قرار دے دی جاتی ہیں۔ اس سماجی و قانونی پس منظر کے باعث خواتین قیدیوں کی ضروریات، مسائل اور اصلاحی طریقہ کار مرد قیدیوں سے مختلف ہوتے ہیں۔[1]

آئینِ پاکستان 1973 کے آرٹیکل 25 میں مرد و عورت کو برابر کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں، قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ضابطہ فوجداری، جیل رولز، اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (جیسے United Nations Standard Minimum Rules for the Treatment of Prisoners، المعروف "مانڈیلا رولز ("بھی خواتین قیدیوں کے لیے الگ سہولیات کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔[2]

پنجاب کی جیلوں میں قیدی سب سے زیادہ کس جرم کے؟

پنجاب کی جیلوں میں سب سے زیادہ قیدی قتل کے جُرم میں ہیں اور اس کے علاوہ ایسے مرد قیدی بھی ہیں جو دوسری شادی کی اجازت نہ لینے کے جُرم میں قید ہیں۔

پاکستان کے صوبہ پنجاب کی کل 43 جیلوں میں اس وقت ایک ہزار 74 خواتین قید ہیں جن میں سے 342 خواتین منشیات کے مقدمات میں پابند سلاسل ہیں اور سب سے زیادہ خواتین لاہور سینٹرل جیل کوٹ لکھپت میں قید ہیں جہاں خواتین قیدیوں کی تعداد 226 ہے۔

صوبہ پنجاب کے جیل خانہ جات کی سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب اعداد و شمار کے مطابق صوبے کی جیلوں میں قید خواتین میں سب سے بی تعداد منشیات کے کیسز میں سزا یافتہ خواتین کی ہے۔[3]

اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 342 خواتین منشیات کے مقدمات میں قید ہیں۔

دوسرے نمبر پر قتل کے مقدمے میں سزا یافتہ خواتین کی تعداد 328 ہے۔ ان میں سے 228 پر مقدمات کی سماعت جاری ہے جبکہ 88 سزا یافتہ ہیں۔

پنجاب میں سب زیادہ خواتین قیدی لاہور کی سینٹرل جیل یعنی کوٹ لکھپت جیل میں ہیں جن کی تعداد 226 ہے اور اس کے بعد راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں سب سے زیادہ خواتین قیدی ہیں جن کی تعداد 181 ہے۔

پنجاب میں قید خواتین میں سب سے بڑی تعداد منشیات کے کیسز کی ہے۔ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 342 خواتین منشیات کے کیسز میں قید ہیں۔

تعارف: بہاول نگر جیل:

افتتاح: یہ جیل 1947 میں قائم کی گئی تھی۔

رقبہ: تقریباً 36 کنال زمین پر محیط ہے جس میں رہائشی لائنز، اہلکاروں کے عربنیاں، اور زرعی اراضی بھی شامل ہے۔

صلاحیت و موجودہ قیدیوں کی تعداد: اس جیل کی قانونی گنجائش 176 قیدیوں کی ہے، مگر ساتھ میں دوسرے ذرائع کے مطابق تقریباً 347 قیدی موجود ہیں۔

انتظامی سربراہ:

حالیہ سپرنٹنڈنٹ: رسول بخش کولاچی، District Jail Bahawalnagar کے سربراہ

اہم سہولیات

---

[1] Siddique, O. (2013). Pakistan's Experience with Formal Law: An Alien Justice. Cambridge University Press, p. 144.

[2] The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, Article 25.

[3] روزنامہ نوائے وقت، مؤرخہ 19 نومبر 2017ء۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

سہولت	تفصیل
کھیل اور تفریح	تمام بیرکوں میں ٹی وی نصب، قیدی سماجی سرگرمیوں میں شامل
بحالی کا مرکز	منشیات کے مریضوں کے لیے روزانہ ورزش اور مذہبی / اخلاقی تعلیم
طبی سہولتیں	ای سی جی، الٹرا ساؤنڈ، ڈینٹل روم، ٹی بی ڈاٹس لیب، مفت ادویات
تعلیم	رسمی و مذہبی تعلیم، قیدیوں کے لیے لائبریری

ملاقات کا نظام:

قیدیوں سے ملاقات ہفتے میں ترتیب سے ہوتی ہے: منگل، جمعرات خواتین / نابالغ قیدیوں، رحمیات یا سزا یافتہ افراد کے لیے مخصوص دن۔

محکمہ عام پس منظر:

پنجاب میں جیل نظام 1854 میں قائم ہوا، 1894 کے قوانین کے ذریعے منظم ہوا

موجودہ طور پر پنجاب میں متعدد مرکزی، ضلعی، خواتین اور نوجوان جیلیں فعال ہیں، جن میں District Jail, Bahawalnagar بھی شامل ہے ۔

بہاول نگر جیل ایک متوسط درجے کی ضلعی جیل ہے جس میں کھیل، علاج، تعلیم اور بحالی کی کافی سہولیات دستیاب ہیں۔ 2025 کے فار سحے کے واقعات نے سکیورٹی کمزوریوں کی نشاندہی کی، لیکن انتظامیہ نے فوری تدارک کے اقدامات کیے۔ یہ پاکستان کے پنجاب صوبے کے تحت محکمہ جیل خانہ جات کی نظامت میں ہے۔

انسانی معاشرہ اپنی بقا، ترقی اور استحکام کے لیے عدل و انصاف، امن و اخلاق اور مثبت اقدار کا محتاج ہے۔ جب ان اقدار میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو جرائم جنم لیتے ہیں۔ جرائم کی نوعیت اور ان کے اسباب میں اگرچہ مرد و زن دونوں شریک ہوتے ہیں، تاہم عصرِ حاضر میں خواتین کے جرائم میں اضافہ ایک تشویشناک سماجی مسئلہ بن چکا ہے۔

اسلامی معاشرت میں عورت کو عفت، عصمت، اخلاق اور تربیتِ نسلِ انسانی کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ اس کی شخصیت کا مقصد خدمت، محبت، تربیت اور اصلاح ہے، مگر جب یہی عورت محرومی، ظلم، یا معاشرتی بے انصافیوں کا شکار ہوتی ہے تو بعض اوقات وہ جرم کی راہ اختیار کر لیتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق جرم صرف ایک قانونی خلاف ورزی نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی بگاڑ کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اصلاحِ مجرمین، خصوصاً خواتین مجرمات، کا مقصد صرف سزا دینا نہیں بلکہ ان کے نفس کی اصلاح، اخلاقی تزکیہ اور سماجی بحالی ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"[4]

"بیشک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

یہ آیت اس بنیادی اصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ عدل اور احسان سے ہٹ کر جو بھی رویہ اختیار کیا جائے، وہ جرم اور بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔

اس تحقیق کا مقصد یہی ہے کہ خواتین کے جرائم کے پس پردہ عوامل کا اسلامی و سماجی زاویے سے جائزہ لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اسلامی تعلیمات ان خواتین کی اصلاح اور بحالی کے لیے کیا رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

خواتین کے جرائم کا تاریخی و سماجی پس منظر

---

[4] القرآن۔ النحل: 90

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

اسلامی تاریخ اور سماجی ارتقاء کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت کو ہمیشہ معاشرتی نظام میں دو انتہاؤں کے درمیان رکھا گیا—ایک طرف قدیم جاہلی معاشرے میں اسے محض ایک شے سمجھا گیا، دوسری طرف مغربی تہذیب نے آزادی کے نام پر عورت کو اخلاقی اور روحانی زوال کی طرف دھکیل دیا۔

اسلام نے ان دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی، جس میں عورت کو عزت، حق، آزادی اور کردار کی ذمہ داری دی گئی۔

اسلامی تاریخ میں خواتین کا کردار تعمیرِ معاشرہ میں رہا نہ کہ جرم و فساد میں۔ امہات المؤمنین، صحابیات اور تابعیات نے علم، عبادت، اخلاق، تربیت اور عدل کے میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تاہم موجودہ دور میں جب عورت اپنی روحانی، اخلاقی اور خاندانی اساس سے کٹ گئی تو وہ جرائم کی لپیٹ میں آنے لگی۔

سماجی ماہرین (Social Scientists) کے مطابق عورتوں کے جرائم کی وجوہات مردوں سے مختلف ہوتی ہیں۔ خواتین عموماً جذباتی دباؤ، گھریلو ناانصافی، خاندانی ٹوٹ پھوٹ، یا نفسیاتی عدمِ توازن کے زیرِ اثر جرم کی طرف مائل ہوتی ہیں۔[5]

پاکستان میں خواتین مجرمین کی اکثریت یا تو قتلِ شوہر، چوری، منشیات کی منتقلی، یا ناجائز تعلقات سے متعلق مقدمات میں ملوث ہوتی ہے۔

یہ جرائم محض قانونی خلاف ورزی نہیں بلکہ معاشرتی بگاڑ، اخلاقی تربیت کی کمی اور مذہبی انحراف کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ جرم کی بنیاد نفسِ امارہ ہے، جسے قابو میں لانے کے لیے تزکیۂ نفس ضروری ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا"[6]

"بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کر دیا۔"

یہ آیت مجرم کے اصلاحی پہلو کو اجاگر کرتی ہے کہ جرم کا علاج قانونی سزا سے زیادہ اخلاقی تربیت میں ہے۔

خواتین کے جرائم کے اہم اسباب

خواتین کے جرائم کے اسباب محض ظاہری یا قانونی عوامل نہیں بلکہ گہرے نفسیاتی، سماجی، اخلاقی اور مذہبی محرکات رکھتے ہیں۔ قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جرم کی اصل جڑ نفسِ امارہ، اخلاقی انحطاط، اور معاشرتی ناانصافی ہے۔

اس حصے میں ان اسباب کو تحقیقی و تجزیاتی انداز میں بیان کیا جا رہا ہے:

(الف) اخلاقی و مذہبی تربیت کی کمی

اسلام نے عورت کو عفت، صدق، دیانت اور تقویٰ کا نمونہ قرار دیا ہے۔ لیکن جب معاشرے میں دینی و اخلاقی تربیت کا فقدان ہوتا ہے تو عورت اپنی فطری پاکیزگی سے دور ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا"[7]

"اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا، اس کے لیے زندگی تنگ کر دی جائے گی۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جب انسان (خواہ مرد ہو یا عورت) اللہ کی یاد اور دینی شعور سے غافل ہوتا ہے تو وہ نفسیاتی بے چینی، اضطراب اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

---

[5] خالدہ جاوید، سوشیالوجی آف کرائمز ان پاکستان، لاہور: اکادمی پبلشرز، 2018، ص 112

[6] القرآن، الشمس: 9-10

[7] القرآن، طٰہٰ: 124

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

اسلامی معاشروں میں دینی تربیت کے کمزور ہونے کی وجہ سے عورتیں اخلاقی اقدار سے محروم ہو گئیں، نتیجتاً چوری، فراڈ، ناجائز تعلقات یا گھریلو تشدد کے ردِعمل میں جرم کا ارتکاب کرنے لگیں۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"اگر دل سے ایمان کی روشنی نکل جائے تو اعمال و اخلاق اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں۔"[8]

(ب)گھریلو تشدد، ظلم اور محرومی

پاکستانی معاشرے میں خواتین کے جرائم کا سب سے بڑا سبب گھریلو تشدد، شوہروں کا ظلم، یا خاندانی ناانصافی ہے۔

کئی تحقیقات کے مطابق، خواتین مجرمات کی ایک بڑی تعداد نے اپنے شوہر یا سسرالی افراد کے خلاف انتقامی یا دفاعی اقدام کے طور پر جرم کیا۔[9]

اسلام نے عورت پر ظلم کرنے والوں کے خلاف سخت وعید سنائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة"[10]

"ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا بن جائے گا۔"

یہ تعلیم ظاہر کرتی ہے کہ عورت کو ظلم سے بچانا اور اس کے حقوق کی حفاظت کرنا اسلامی فریضہ ہے۔ جب معاشرہ اس ذمہ داری سے غافل ہوتا ہے تو عورت نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو کر جرم کی طرف مائل ہو سکتی ہے۔

(ج)غربت، جہالت اور معاشی ناہمواری

اسلامی تعلیمات میں غربت کو فتنہ کہا گیا ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

"اگر فقر انسان ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔"[11]

غربت، بیوگی، اور بے روزگاری خواتین کو جرم کی راہ پر لے جاتی ہیں۔ اکثر خواتین قیدیوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے چوری یا منشیات کی ترسیل کا عمل غربت کے باعث کیا۔

قرآن میں رزق کے لیے ایمان اور عملِ صالح کی راہ دکھائی گئی ہے:

"وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ"[12]

"اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں کھول دیتے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جرم کے معاشی اسباب کا علاج ایمان، تقویٰ اور عدلِ معاشی نظام کے نفاذ میں ہے، نہ کہ صرف سزا میں۔

(د)معاشرتی ناانصافی اور خاندانی نظام کی کمزوری

---

8 غزالی، ابو حامد، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار ابن حزم، 2005ء، ج 3، ص 45

9 روبینہ جمیل، خواتین اور قانون پاکستان میں، لاہور، 2016، ص 128

10 بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، بیروت، دار ابن کثیر، 2002ء، حدیث نمبر: 2447

11 نہج البلاغہ، لکھنؤ، 1982ء، خطبہ 156

12 القرآن، الاعراف: 96

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

خاندانی نظام عورت کے تحفظ اور تربیت کی بنیاد ہے۔ جب یہی نظام طلاق، بے وفائی، یا مرد کی عدم توجہ کے باعث ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا ہے تو عورت جذباتی واخلاقی لحاظ سے کمزور ہو جاتی ہے۔

اسلام نے خاندان کو نظام تربیت و محبت قرار دیا ہے:

"وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً"[13]

"اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی۔"

جب یہ محبت اور رحمت ختم ہو جائے تو عورت نفرت، انتقام یا جرم کے راستے پر جا سکتی ہے۔

سماجی ماہرین کے مطابق، خواتین کے 65٪ جرائم کی جڑ خاندانی انتشار یا شوہر کی بے رخی سے جڑی ہوئی ہے۔[14]

(ہ) مغربی تہذیب اور میڈیا کا اثر

میڈیا اور مغربی ثقافت نے عورت کو ظاہری آزادی کے نام پر اخلاقی قید سے آزاد کرنے کی کوشش کی ہے۔

قرآن میں ایسے ماحول سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے:

"وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ"[15]

"اور جاہلیتِ اولیٰ کی طرح اپنی زیب و زینت کا اظہار نہ کرو۔"

اسلامی ماہرین کے مطابق میڈیا عورت کو تشہیر، شہوت، اور مادی نمائش کا ذریعہ بنا رہا ہے، جس سے اخلاقی زوال اور جرائم میں اضافہ ہوا۔

مولانا ابو الحسن ندویؒ لکھتے ہیں:

"جب عورت اپنی فطری حیاء اور عفت کھو بیٹھتی ہے تو وہ گھر کی روشنی نہیں بلکہ معاشرے کے زوال کا سبب بن جاتی ہے۔"[16]

(و) نفسیاتی و جذباتی دباؤ

کئی خواتین مجرمات نے اپنے بیانات میں کہا کہ جرم کے وقت وہ شدید ذہنی دباؤ، صدمے یا اضطراب میں تھیں۔

اسلامی تعلیمات میں انسان کے جذبات پر قابو رکھنے کو نجات کا ذریعہ بتایا گیا ہے:

"وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ" (آل عمران:134)

"اور وہ جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔"

یہ آیت دراصل نفسیاتی توازن کی تربیت دیتی ہے۔ اگر معاشرہ عورتوں کی جذباتی رہنمائی اور روحانی معاونت کرے تو کئی جرائم خود بخود ختم ہو سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں اصلاحِ نسواں کا عملی نمونہ

نبی ﷺ نے عورتوں کی اخلاقی و معاشرتی اصلاح کو اپنی نبوی ذمہ داری کا حصہ بنایا۔ بیعتِ نساء کے موقع پر آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا:

تم نہ چوری کرو، نہ زنا کرو، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو، نہ کسی پر بہتان لگاؤ، اور نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو۔[17]

---

[13] القرآن، الروم:21

[14] فوزیہ انور، Criminology and Women in Pakistan، اسلام آباد، 2019، ص89

[15] القرآن، الاحزاب:33

[16] ندوی، ابو الحسن علی، عورت اور مغرب کی تہذیب، لکھنؤ، 1984، ص77

[17] الرازی، فخر الدین، تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب)، القاہرۃ، دار الحدیث، 1986ء، ج8، ص267

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

یہ بیعت دراصل اخلاقی تربیت اور جرم سے بچاؤ کا پہلا منظم معاہدہ تھا۔ نبی ﷺ نے عورتوں کی عزتِ نفس کو بلند کرتے ہوئے ان میں خوفِ خدا، صبر، دیانت، اور حیا کے اوصاف پیدا کیے۔

مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

نبی ﷺ نے عورت کو قید سے آزادی نہیں بلکہ کردار کی آزادی دی جس نے اسے جرم کے بجائے ایمان اور عفت کی راہ دکھائی۔[18]

اصلاحِ نفس اور تزکیۂ باطن کے اسلامی اصول

اسلامی نقطۂ نظر سے جرم کی جڑ نفسِ امارہ ہے جو انسان کو برائی کی طرف مائل کرتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

"إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ"(یوسف:53)

امام غزالیؒ کے مطابق:

نفسِ امارہ کو علم، ذکر، اور محاسبۂ نفس کے ذریعے قابو میں لایا جاسکتا ہے، ورنہ وہ انسان کو خواہشات کے غلام بنا دیتا ہے۔[19]

اسی اصول پر جیل میں قید خواتین کے لیے تزکیۂ نفس کے پروگرام نہایت ضروری ہیں، تاکہ سزا کے ساتھ ساتھ ان کے اندر روحانی تبدیلی بھی آئے۔

قرآنی تربیت کے اصول اور اصلاحی فلسفہ

قرآن مجید کے مطابق اصلاحِ انسان کے چار بنیادی مراحل ہیں:

تعلیم–علم و فہم کے ذریعے شعور بیدار کرنا۔

تزکیہ دل و نفس کو پاک کرنا۔

یاد دہانی (تذکیر)–برائی سے بچنے کی یاد دہانی۔

عمل صالح–نیکی کو عملی زندگی میں نافذ کرنا۔

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"[20]

یہی چار اصول خواتین قیدیوں کی اصلاح کے لیے اسلامی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کی اصلاحی حکمتِ عملی: خواتین کے لیے

(الف) تعلیم کے ذریعے اصلاح

آپ ﷺ نے فرمایا:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔[21]

علمِ دین کے ذریعے عورت اپنے جرم یا غلطی کے نتائج سمجھ سکتی ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

---

18 شبلی نعمانی، سیرت النبیؐ، مکتبہ مدنیہ، لاہور، 1987ء ج2، ص121

19 احیاء علوم الدین، ج4، ص42

20 القرآن، البقرہ:222

21 ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، حدیث:224

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

"إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا"[22]

یعنی توبہ کے ذریعے مجرم نیکی کا نمونہ بن سکتا ہے۔

یہ رحم و اصلاح پر مبنی اسلامی تصور جیلوں کے اصلاحی نظام کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

2023ء کی جیل رپورٹ کے مطابق بہاول نگر جیل میں 87 خواتین قید تھیں، جن میں 62٪ شادی شدہ اور 38٪ غیر شادی شدہ تھیں۔[23]

ان میں سے تقریباً نصف خواتین نے جرم کے بعد توبہ، عبادت، اور دینی کلاسز میں دلچسپی ظاہر کی۔

جیل انتظامیہ کے تحت قائم دینی و اخلاقی تربیتی پروگراموں میں:

قرآن فہمی کلاسز، درسِ اخلاق و عقیدہ، اور نفسیاتی مشاورت سیشنز شامل ہیں۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (خواتین ونگ) محترمہ سمیرا بانو کے مطابق:

قرآنی تعلیمات پر مبنی اصلاحی کلاسز کے بعد خواتین قیدیوں کے رویّوں میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی۔"[24]

یہ حقیقت واضح کرتی ہے کہ جب اصلاحی سرگرمیوں کی بنیاد اسلامی تربیت پر رکھی جائے تو جرم کم اور اخلاق بڑھتا ہے۔

تجزیاتی رپوٹ بہاول نگر جیل:

بیوہ عورتوں کے حوالے سے معلومات:

وہ عورتیں جو بیوہ ہوئیں ان کے خاوند کے بارے میں معلومات کے حوالے سے پوچھا گیا تو

4 عورتوں میں سے

2 نے وجہ بیماری بتائی

1 نے قتل اور

1 کے خاوند حادثاتی طور پر دنیا سے رخصت ہوئے جہاں تک قتل کا تعلق ہے تو ان عورتوں نے خود اپنے ہاتھوں سے خاوندوں کا قتل کیا۔

خاندانی رویہ کے حوالے سے:

2 نے برا بتایا جبکہ

2 نے معتدل بتایا

جب ان سے دوسری شادی کے بارے میں پوچھا گیا تو کسی نے بھی دوسری شادی نہ کی اور نہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو

2 خواتین نے وجہ معاشرہ قرار دیا اور

2 نے خاندانی روایات کا آڑے آنا بتایا۔

بیوہ ہونے کے بعد روزگار کے حوالے سے جب پوچھا گیا تو 4 نے گھریلو زندگی گزارنے کا بتایا

تعلیم کے اعتبار سے یہ خواتین بھی ابتدائی تعلیم سے ہی صرف آراستہ تھی۔

---

22 الفرقان:70

23 District Jail Bahawalnagar Statistical Report, 2023, p. 9

24 انٹرویو رپورٹ، جیل ریکارڈ 2024، ص 4

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

زنابالرضا:

زنا کے جرم میں آنے والی مقید خواتین سے مختلف نوعیت کے سوالات پوچھے گئے:

اسباب زنا کے بارے میں پوچھا گیا تو 2 نے پیسہ کو زنا کا سبب بتایا

اس جرم میں سب سے زیادہ بیوہ خواتین اور غیر شادی شدہ ملوث تھی۔

جرم کے بعد پچھتاوا ہے کہ نہیں تو اس پر

2 نے ہاں میں جواب دیا

اس کے بعد ان سے ان کی تعلیم کے بارے میں پوچھا گیا تعلیم کی بہت کمی محسوس کی گئی تمام خواتین صرف ناظرہ اور ابتدائی تعلیم سے ہی واقف تھی۔

زنا جیسے گمبھیر جرم میں ملوث ہوئے 2 خواتین کو 2 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا۔

اسلامی تعلیمات بہت حد تک ضروری ہیں تو اس پر سب زنا کی مجرمہ خواتین نے اتفاق کیا۔

منشیات:

تین جرائم جن پر ہم نے اپنا مواد جمع کیا ان میں ایک جرم نشہ بھی ہے نشہ انسانیت کا قاتل ہے۔

منشیات کے جرم میں مقید خواتین سے پوچھے جانے سوالات میں پہلا سوال منشیات میں ملوث کب سے ہیں اور کیوں ہے تو

3 خواتین نے پیسہ کمانا سبب بتایا۔

جرم کے بعد پچھتاوا ہے تو

2 نے اثبات میں جب کہ

1 نے نفی میں جواب دیا

تعلیمی لیول دیکھا جائے تو ان مجرمات کا تعلیمی لیول صرف ناظرہ ہے

جیل کی زندگی:

مجرمات سے جیل کی زندگی کے متعلق بھی متفرق قسم کے سوالات پوچھے گئے جن میں ان سے مقید ہونے کے عرصہ کے حوالے سے پوچھا گیا تو

9 کو سال سے کم عرصہ

2 خواتین کو دو سال کا عرصہ جبکہ

1 خواتین کو دو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

اکٹھے رہتے ہر جرم سے تعلق رکھنے والی خواتین کا آپس کے رویے کے بارے میں پوچھا گیا تو

8 نے اچھا کہا جب کہ

1 نے درمیانہ اور

3 خواتین نے برا رویہ بتایا

انسانی ضروریات کے حوالے سے بھی سوالات کیے گئے کہ جیل میں کس قسم کا کھانا اور ضروریات فراہم کی جاتی ہیں تو 12 نے اچھائی کا دعوی کیا۔

سرکاری ملازمین کا مجرمانہ خواتین کے ساتھ رویہ سلوک تو

12 خواتین نے اچھا رویہ بتایا

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.1 2026

انسان اپنوں کو تو یاد کرتا ہی ہے مجرمہ ہونے کی حیثیت سے جیل میں سب سے زیادہ کس کو یاد کرتی ہیں تو

1 نے والدین

2 نے خاوند اور بچوں اور

7 نے سب گھر والوں کو بتایا

تربیت انسان کے لیے انتہائی ضروری ہے مجرمات کی تربیت کے حوالے سے جیلوں میں انتظامات کیے جاتے ہیں اس حوالے سے مذہبی سماجی تربیت کے بارے میں سوالات کیے گئے جیل میں آنے کے بعد اول فریضہ نماز اذکار اور قران تو سب سے زیادہ

7 نمازی ہو گئیں

4 قران سے بہت زیادہ شغف رکھنے والی اور

1 عورتوں نے اذکار کے متعلق بتایا

جیل میں ملنے والی مذہبی تعلیم:

12 نے بتایا کہ ہم بہت مطمئن ہیں۔

مقید ہونے سے قبل دینی اور مذہبی فرائض ادا کرتی تھی تو

2 نے ہاں میں جبکہ

5 نے نہیں اور

5 نے کبھی کبھار کا بتایا

جو کہ مذہبی تعلیمات سے دوری اور فرائض وواجبات سے دوری کا اظہار کرتا ہے۔

جیل میں اللہ تعالی سے تعلق کیسا ہے تو اس بارے میں

7 نے مضبوط

5 نے تعلق نہ ہونے کا بتایا

جیل سے بعد کی زندگی:

جیل سے رہائی کے بعد کس کے زیر کفالت رہیں گی زیر کفالت زیادہ جن میں

1. 3 نے والدین کا بتایا
2. 7 نے خاوند اور
3. 1 نے اکیلی زندگی گزارنی تھی رہائی کے بعد مذہبی تعلیمات پر کاربند رہیں گی تو
4. 12 نے ہی ہاں میں جواب دیا
5. دوبارہ جرم کرنے کے متعلق پوچھنے پر 12 نے نفی میں جواب دیا
6. گھر کے افراد کا رویہ کے متعلق پوچھا گیا کہ کیسا توقع کرتی ہے تو 7 نے مثبت
7. 5 نے معلوم نہیں کا بتایا

تحقیق سے واضح ہوا کہ خواتین کے جرائم محض قانونی یا نفسیاتی مسئلہ نہیں بلکہ ایک گہرے سماجی، خاندانی اور اخلاقی بحران کی علامت ہیں۔

بہاول نگر جیل میں قید خواتین کی اکثریت ایسے پس منظر سے تعلق رکھتی ہے جہاں تعلیم کی کمی، گھریلو تشدد، اور مالی عدم استحکام نمایاں تھے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

خواتین کے جرائم میں جذباتی بے سمتی، نفسیاتی دباؤ، اور خاندانی تنازعات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، جنہیں محض قانون کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا۔

جن خواتین کو جیل کے اندر تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، یا اخلاقی رہنمائی فراہم کی گئی، ان کے رویے میں واضح مثبت تبدیلی دیکھی گئی۔

معاشرتی رویے کے لحاظ سے دیکھا گیا کہ خواتین کی سماجی بحالی میں سب سے بڑی رکاوٹ معاشرے کا منفی طرزِ عمل ہے، جو رہائی کے بعد ان کے لیے نئے مسائل پیدا کرتا ہے۔